اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ اپریل۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت آج پہلے کی نسبت بہتر ہے احباب کرام نواب صاحب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا کاملہ سے نوازے۔

پاکستان کے لئے رہوڈز سکالرشپ

لنڈن ۱۸ اپریل۔ پاکستان کیلئے رہوڈز کا آئندہ وظیفہ اکتوبر ۱۹۵۱ء سے شروع ہوگا جس کے لئے عرضیاں ۱۹۵۰ء ہی میں پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ وظیفہ چارسو پونڈ سالانہ کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی ایک تنخواہ سالانہ کا ایک الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔ امیدواروں کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ۱۹ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ سیسل رہوڈز مرحوم نے اس وظیفے کا آغاز کیا تھا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ انسانیت کے رہنما ذہین لوگوں کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے۔ ادبی علمی اور جسمانی قابلیت کے علاوہ بعض دوسری صفات مثلاً احساس فرض۔ ہمت۔ نیک طبعی اور رہنمائی کی قابلیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے معیار کی اس بلندی کے سبب جن لوگوں نے یہ وظیفہ حاصل کیا ہے۔ انہوں نے آکسفورڈ اور بعد میں دنیا کی زندگی میں نمایاں حصہ لیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ وظیفہ اب ایک قابل فخر چیز سمجھا جاتا ہے۔

شام سے ایک وفد پاکستان سے تجارتی معاہدے کی گفتگو کیلئے آرہا ہے

کراچی ۱۸ اپریل۔ آج یہاں ایک خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے شامی وزیر مختار مقیم پاکستان ہز ایکسیلنسی عمر بہا الامری نے کہا کہ شام سے بہت جلد ایک تجارتی وفد پاکستان آئے گا اور مجھے امید ہے اس کی ملاقاتیں یہاں دونوں ملکوں کے درمیان ایک تجارتی معاہدے پر منتج ہوں گی۔ آپ نے کہا کہ شام پاکستانی پٹ سن اور کپاس میں گہری دلچسپی لیتا ہے حال ہی میں پاکستان سے جو غیر سرکاری تجارتی وفد عرب ملکوں کا دورہ کرنے کے لئے گیا تھا۔ اس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے باہمی اعتماد کو بہت تقویت پہنچی ہے۔ آپ نے کہا شام کے پاکستان کے ساتھ تجارتی امور میں دلچسپی رکھنے کی بات اس امر سے ظاہر ہے کہ پاکستان پہلا اسلامی ملک ہے جہاں شام اپنا تجارتی اتاشی مقرر کرے گا۔ آپ نے اس خبر کی بھی تصدیق کی کہ شامی طلبا کا ایک خیر سگالی کا وفد بہت جلد پاکستان آئے گا۔ یہ شام کے عوام کو پاکستان سے گہری دلچسپی اور محبت ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں بتایا بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے انعقاد اور قراردادِ مقاصد نے عرب ممالک پر بڑا گہرا اثر ڈالا ہے۔

کراچی ۱۸ اپریل اب خبر ملی ہے کہ خان لیاقت کو امریکہ لے جانے والا خاص طیارہ دمشق اور قاہرہ نہیں رکے گا۔

کراچی ۱۸ اپریل صوبہ سندھ کے گورنر مسٹر اسمٰعیل چندریگر اور بلوچستان کے گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر امین الدین آج کراچی ...

کراچی ۱۸ اپریل پاکستان و بھارت کے مدیران اخبارات کی مجلس قائمہ کا ایک مشترکہ اجلاس لکھنؤ ۵ مئی کو ہوگا۔

چوہدری غلام عباس کی تصریحات

سیالکوٹ ۱۸ اپریل مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس نے بین المملکتی معاہدہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپیل کی ہے کہ اب کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے جس سے امن کی طرف بڑھتا ہوا قدم پیچھے ہٹ جائے۔ آپ نے دو تجویزیں پیش کی ہیں کہ اول اب جموں و کشمیر میں رائے شماری کے معاملے میں جمود نہ پیدا ہونے دیا جائے دوسری تجویز آپ نے شیخ عبداللہ کو یہ پیش کی ہے جموں و کشمیر کی رائے شماری والی آبادی کی بنیاد پر ضلع وار ایک فوج تیار کر لی جائے جو رائے شماری کے ایام میں بھارت کے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے مقبوضہ علاقے میں بھارتی اور پاکستانی فوجوں کی جگہ کام کرے۔

پنڈت نہرو کراچی آرہے ہیں

کراچی ۱۸ اپریل۔ خبر ملی ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو خان لیاقت علی کی دعوت پر مشترکہ اجلاس میں شرکت کیلئے اس ماہ کی ۲۷ تاریخ کو کراچی آئیں گے۔ آپ کراچی میں دو دن تک قیام کریں گے۔ اس طرح خان لیاقت ... کے سفر امریکہ سے پہلے دونوں وزرائے اعظم کو بین المملکتی معاہدے پر تبادلہ خیالات کا موقع مل جائے گا۔

بھارتی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۸ اپریل۔ کراچی میں پاکستان و بھارت کے درمیان کل جو تجارتی گفتگو شروع ہونے والی ہے اس کے لئے تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر سی سی ڈیسائی آج اپنے رفقائے کار کے ہمراہ ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وفد کے باقی ارکان بھی آج بمبئی سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ جائیں گے۔

نزدیک و دُور سے

بلغراد ۱۸ اپریل یوگوسلاویہ سے ایسی اہم داخلی تبدیلیوں کی اطلاعیں آرہی ہیں جن سے آزاد روش پر حکومت کے اعتماد کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلغراد میں عوام کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ تاہم مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ ان مشکلات کو رفع کرنے کے لئے سارا ملک مارشل ٹیٹو کی حمایت کر رہا ہے۔

جکارتا ۱۸ اپریل۔ خبر آئی ہے کہ انڈونیشیا کی وفاقی فوجیں ساؤتھ سیلیبز میں اتر گئی ہیں اور باغی فوجوں سے سرگرم جنگ ہیں۔ واضح رہے کہ باغی فوجیں گذشتہ تین ہفتے سے مشرقی انڈونیشیا کے دارالحکومت پر قابض ہیں ایک اور اطلاع کے مطابق انڈونیشی دستور ساز اسمبلی نے سے متحدہ طرزِ کار وضع کرنے کے لئے جو کمیٹی بٹھائی گئی تھی اس کا اجلاس اس ماہ کے آخر میں ہوگا۔

کوئٹہ ۱۸ اپریل۔ حکام بلوچستان کاشتکاروں کی امداد کیلئے ۲۶ ہزار من گندم بیج کے لئے دی ہے۔

پی کن ۱۸ اپریل۔ چینی کمیونسٹوں نے ہانگ کانگ کے علاقائی پانی کے قریب لنٹن نامی جزیرے پر قبضہ کر لیا ہے اور ہاکستان کے قریب فارموسا سے ۲۵۰ میل دور جنوب مغرب کی طرف نیشنلسٹوں کے ذریعہ جارحانہ حملوں کا سلسلہ توڑ دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ جمعہ کی صبح کو لندن اسمبلی ... سنیہ گرہ کا پہلا مظاہرہ ہوگا۔ ہائی کمشنر کے پریس اتاشی مسٹر ... کے مطابق مسٹر گرو چرن داس (جو ۵ فیس کو ڈوم کی واپسی کے لئے دنیا بھر میں مظاہرہ استقبال کر رہے ہیں) سوراج ہاؤس کے ادارہ سے منسلک ہیں جو انڈیا ہاؤس اور ہائی کمشنر کی سرگرمیوں پر کڑی تنقید کرتا رہتا ہے اور جس پر پنڈت نہرو نے اپنے گذشتہ دورے کے وقت سخت ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

پچھتر ہزار مہاجرین کی اراضی پر آبادکاری، ہندو تارکان وطن کو دوبارہ آباد کرنے کیلئے مزید مالی امداد

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ کل یہاں ریلیف کمشنر مسٹر این۔ ایم خان نے اس امر کا انکشاف کیا کہ اس وقت تک ۷۵ ہزار سے زائد مہاجرین کو دوبارہ زمینوں پر آباد کیا جا چکا ہے۔ باقیوں کی آبادکاری کی مساعی جاری ہیں۔ اکیلے چاٹگام ہی میں پچھتر ہزار کنبوں کو الاٹ کی گئی ہیں۔ اس کے پاس ہی ایک بستی میں ساڑھے چار ہزار افراد کی بحالی کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایک ہزار کو نو آباد کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ میرپور ہاٹ بستی آباد کی گئی ہے۔ جس میں ۲۵۰ کنبوں کی بحالی کی گنجائش ہے۔ آپ نے بتایا کہ مسلمان مہاجروں کی بحالی کے ساتھ ساتھ واپس آنے والے بے خانماں ہندوؤں کی آبادکاری کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ پچھلے دنوں باریسال ہی میں ان لوگوں کی امداد کیلئے پہلی رقوم کے علاوہ ۷۵ ہزار روپے مزید کی امداد دی گئی۔ اسی سلسلے میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی ایک اطلاع کے مطابق اب مشرقی بنگال سے مغربی بنگال جانے والے ہندوؤں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اُدھر سے مسلمان بھی اب کم رفتار میں آرہے ہیں۔

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ حکومت مشرقی بنگال نے ایک اعلان میں ملک کے مستعد ڈاکٹروں کو ملازمتیں حاصل کرنے کے لئے کہا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں پراونشل سرجن جنرل کے پاس بھیجیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا — ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

ضروری اعلان

ربوہ میں عنقریب الاٹمنٹ شروع ہونے والی ہے۔ الاٹمنٹ ہونے پر مَعًا پبلک عمارتیں شروع ہونگی۔ اکثر احباب دفتر تعمیر سے وقتاً فوقتاً دریافت کرتے رہتے ہیں کہ پبلک عمارات کی تعمیر کے لئے سامان تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہوگا یا نہیں؟ ان کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن احمدیہ و پبلک عمارات کی تعمیر کا خیال رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ جو دوست ربوہ میں مکانات تعمیر کرنا چاہیں۔ وہ اگر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرادیں۔ تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ اور اچھی لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کرسکتا ہے۔ ترسیل رقم و لکڑی کی مقدار و نوعیت سے سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ کو ساتھ ہی مطلع کیا جائے۔ کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی۔ تا اس امر کو سٹاک کرتے وقت ملحوظ رکھا جاسکے۔ (ناظر اعلیٰ)

امدادی وظائف اور قرض حسنہ کیلئے درخواستیں

۲۰ رمئی ۱۹۵۰ء سے پہلے بھجوائیں

نظارت تعلیم کی طرف سے ہر سال یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب جنہیں اپنے بچوں کے لئے سکول یا کالج میں امدادی وظائف درکار ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں ۲۰ رمئی سے پہلے بھجوادیا کریں۔ مگر اس کے باوجود سارا سال درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ بلکہ بعض دوست تو اپنے بچوں کو بغیر خط و کتابت کے مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ اور پھر امید رکھتے ہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ ان تمام بچوں کا ہر قسم کا خرچ برداشت کریگی۔ یہ طریق تربیتی اصول کے بالکل منافی ہے۔ اگر آپ کا کوئی بچہ قابل امداد ہے۔ یا وہ پڑھنا چاہتا ہے یا پڑھنے کے قابل ہے۔ تو لازم ہے کہ مرکز کے جس ادارے میں آپ بچے کو پڑھانا چاہتے ہیں۔ اس کے ہیڈماسٹر یا پرنسپل سے خط و کتابت فرمائیں۔ پھر اگر بچہ داخل ہونے کے قابل ہوگا۔ تو اس کی درخواست خود پرنسپل صاحب یا ہیڈماسٹر صاحب کی طرف سے سفارش کے بعد آجائیگی۔ مگر یہ طریق ہرگز درست نہیں کہ بچہ کو گاڑی پر سوار کرادیا جائے۔ اور بغیر ہیڈماسٹر صاحب سے مشورہ کئے اسے اس کی قسمت پر چھوڑ دیا جاوے۔

نظارت ایک دفعہ پھر واضح الفاظ میں اعلان کرنا چاہتی ہے کہ داخلہ شروع ہے میٹرک پاس طلباء کے داخلے کا انتظار کرنے کے بعد عقلاً اس امر کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کہ احباب پھر بھی درخواستیں دیتے رہیں۔ اور اس طرح اپنا اور بچوں کا وقت ضائع کریں۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سکول کے طلباء میں سے ایسے طلباء کو ترجیح دی جائیگی۔ جو ہمارے اپنے سکول میں داخل ہونگے (یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں) اور کالج کے طلباء میں سے ایسے طلباء کو ترجیح دی جائیگی۔ جو ہمارے اپنے کالج میں داخل ہوں گے۔ یعنی تعلیم الاسلام کالج لاہور میں۔ پس احباب ان امور کو ملحوظ رکھ کر درخواست دیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر کا ایک اجلاس آج بعد نماز فجر مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اور اس میں یہ قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ کہ ہماری مجلس کے ایک نہایت سرگرم رکن چوہدری عبدالرحیم صاحب نیر متعلم مولوی فاضل کلاس کے والد محترم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان حال پشاور دمہ کی بیماری کی وجہ سے ۸؍ ۵۰ کو پشاور میں وفات پاگئے ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ہم تمام خدام اس صدمہ میں محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین نیز قرار پایا کہ اس قرارداد کی ایک نقل اخبار الفضل اور ایک ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مینیجر کاز ریڈیو پشاور کو ارسال کی جائیں۔ خاکسار:۔ مرزا محمد لطیف اکبر قائد مجلس احمد نگر ضلع جھنگ

ولادت

۲۱؍ ۵۰ کو شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال خلف حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب صحابی آف حاجی پورہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حمید الدین نام تجویز فرمایا۔ احباب بچہ کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال

درخواستہائے دعاء

غلام محمد صاحب نالوت جن کی معرفت لاہور میں الفضل کا پرچہ تقسیم ہوتا ہے آجکل سخت بیمار ہیں گذشتہ ہفتہ کے روز انہیں کالرہ کا حملہ ہوا اور حالت بہت خراب ہوگئی۔ اب بفضلہ تعالےٰ نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میرا لڑکا عزیزم ناصر احمد قریباً ایک ہفتہ سے بوجہ زکام اور بخار بیمار ہے اور پیچش کی بھی شکایت ہے۔ تمام برادران سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

چوہدری محمد منیر کلرک دفتر الفضل۔

(۳) میرا فرزند عزیزم محمد سعید بعارضہ زکام و کھانسی عین سالانہ امتحان کے وقت بیمار ہوکر مدرسہ احمدیہ سے گھر آگیا ہے اور سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ قریشی محمد حنیف قمر از شیخوپورہ ریلوے روڈ

(۴) خاکسار کا لڑکا مرزا لطف المنان ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء سے سخت بیمار ہے۔ نیز میرے والد صاحب مرزا برکت علی صاحب بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مرزا فضل الرحمٰن

(۵) میرا چھوٹا بھائی تقریباً چھ ماہ سے بیمار ہے اور خاکسار بھی چند دنیاوی مشکلات میں مبتلا ہے اس لئے بزرگان سلسلہ سے دردمندانہ التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ہم پر اپنا رحم فرمائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ ع۔غ۔ک

(۶) مجھے گذشتہ اڑھائی سال سے پاکستان میں تقسیم سے قبل کی نسبت بقدر قریباً یکصد روپے کم مل رہے ہیں۔ خاندان کے افراد میں دو یتیموں کا اضافہ ہوجانے اور چندہ ۲۵ فیصدی کر دینے کے نتیجہ میں مجھے سخت مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خاندان نبوت۔ صحابہ کرام اور تمام واقف مہربان دوستوں اور عزیزوں سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ خاکسار خادم کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

محمد اقبال حسین ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ

(بقیہ صفحہ ۳)

لگائے گئے ہیں اور جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے بالکل جھوٹی باتیں کہی گئی ہیں۔ یہاں تک کہ جھوٹ بناتے وقت مقرر کو اتنا بھی ہوش نہیں رہا کہ جو وہ بات کہہ رہا ہے وہ بالبداہت غلط ہے۔ ایک جگہ وہ کہتا ہے۔

”قادیان کے لئے انہوں نے گورداسپور دے کر پاکستان کو لنگڑا کر دیا“

سب دنیا جانتی ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے اس کے معنی ہیں کہ احمدیوں نے قادیان کے لئے قادیان دے دیا ہے کتنا شاندار نتیجہ ہے؟ اور پھر لطف یہ ہے کہ پاکستان کو لنگڑا کر دینے کا الزام احمدیوں پر دھرا ہے۔ ان لوگوں نے جو کہتے تھے کہ ہم دیکھیں گے کہ کون ماں کا بچہ پاکستان کی ”پ“ بھی بنا سکتا ہے۔ لنگڑا پاکستان بہرحال اس پاکستان سے تو بہتر ہے جس کی احراری امیر شریعت ”پ“ بھی بننے دینا نہیں چاہتے تھے۔ کتنی شرمناک بات ہے کہ احرار جیسی دشمن پاکستان جماعت کو کھلی چھٹی دیدی گئی ہے؟

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸ ؍اپریل ۱۹۵۰ء میں شیخ عبدالقادر صاحب کا مضمون ”قرارداد مقاصد“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ ناظرین اس میں مندرجہ ذیل غلطیوں کی تصحیح فرمالیویں۔

(۱) صفحہ ۵ کالم ۳ آخری سطر۔ ”لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اقتصادات کے معاملے میں وہ مسلمانوں کے طبقے کی آزادی سلب کرلے گی“

اس عبارت میں اقتصادات کی جگہ ”اعتقادات“ پڑھیں۔

(۲) صفحہ ۵ کالم ۴ سطر ۳۷:۔ آپ نے فرقہ وارانہ مقاصد کی غلط تشریح پر کیوں نہ ٹوکا ”فرقہ وارانہ مقاصد“ کی بجائے ”قرارداد مقاصد“ ہے۔

(۳) صفحہ ۵ پر مضمون کے آخر میں ”بقیہ صفحہ ۸ پر“ لکھنا رہ گیا ہے۔

(۴) صفحہ ۸ کالم ۱ سطر ۱۳۔ ”مولانا محمد اسحٰق صاحب جالندھری“ کی جگہ ”مولانا محمد اسحٰق صاحب مانسہری“ پڑھیں۔

(۵) صفحہ ۸ کالم ۱ سطر ۲۷ ”اگر احرار کی امداد سکھوں کو قبول ہوتی“ صحیح صورت یہ ہے ”اگر احرار کی امداد سکھوں کو نہ ہوتی“

پتے مطلوب ہیں

(۱) منشی علی بخش صاحب موصی نمبر ۵۰۸۸ ولد ابراہیم صاحب جنہوں نے موضع صریح ضلع جالندھر میں وصیت کی تھی (۲) مستری حسن دین صاحب موصی ۴۸۶۹ ولد غلام حسین صاحب سابق قادیان کے پتہ سے اگر کوئی صاحب واقف ہوں یا یہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو وہ دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ کریں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۱۹ اپریل ۱۹۵۰ء

اعتقادی اختلافات اور دشمنانِ پاکستان

اس وقت تمام عالم اسلام پر جو نکبت چھائی ہے اس کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ علمائے اسلام اپنی فروعی اور فقہی تفریقات کو پس پشت ڈال کر اسکو دور کرنے کی کوشش کرتے مگر ہم پاکستان بن جانے کے بعد بھی دیکھ رہے ہیں کہ بعض طبائع جو نچلا بیٹھنے کی عادی نہیں ہیں مسلمانوں میں تفریق وتشتت کی خلیج کو وسیع کرنے میں اپنا تمام زور خرچ کر رہی ہیں۔

اسلام میں بے شک بہت سے فرقے ہیں جو اعتقادی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ جہاں تک اعتقادات کا تعلق ہے ہر انسان اپنے اعتقادات رکھنے کا حق رکھتا ہے۔ اور کوئی فرقہ خواہ اس کی تعداد زیادہ ہو یا کم محض دوسروں کے کہنے پر قرارداد مقاصد کے رو سے پاکستان میں اس معنے میں اقلیت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کہ دوسرے اس کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔ قرارداد مقاصد کے الفاظ صاف ہیں۔ اور اس کی دفعات کی تشریح کرتے ہوئے جو تقریر وزیر اعظم پاکستان نے فرمائی وہ بھی صاف ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ حسب ذیل قابل غور ہیں۔

"کسی فرقے کو خواہ وہ اکثریت میں ہو خواہ اقلیت میں یہ اجازت نہیں ہوگی کہ دوسروں کو اپنا حکم قبول کرنے پر مجبور کرے۔ اور اپنے اندرونی معاملات اور فرقہ وارانہ اعتقادات میں تمام فرقوں کو کامل آزادی اور وسعت حاصل ہوگی۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی فرقہ بنتا ہی اس طرح ہے۔ کہ اس کو دوسروں سے شدید اختلاف ہوتا ہے مذہبی فرقوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ خود اسلام میں فرقے جو بنے ہیں اسی طرح بنے ہیں کہ ہر فرقہ اپنے آپکو ناجی اور دوسروں کو ناری سمجھتا ہے۔ ہمیشہ ہی یہ ہوا ہے کہ جب کوئی نیا فرقہ بنا ہے۔ تو قدیم فرقے نئے فرقے کو کافر و مرتد قرار دیتے رہے ہیں۔ اور نیا فرقہ بنتا ہی اس لئے ہے۔ کہ وہ ان تمام لوگوں کو جن سے الگ ہو کر وہ نیا فرقہ بنتا ہے نامسلمان سمجھتا ہے۔ جس کے معنے یہی ہیں کہ وہ باقیوں کو کافر و مرتد ہی سمجھتا ہے۔

اعتقادات میں اختلاف ہونا بذات خود ضرر رساں نہیں ہے۔ اور نہ مختلف فرق کا ایک دوسرے کو کافر و مرتد سمجھنا برائی اس وقت داخل ہوتی ہے۔ جب تنگ نظر اور بعض حالتوں میں شریر النفس لوگ اختلافات کو وجہ فتنہ و فساد بنا لیتے ہیں۔ اسلام اور بت پرستانہ عیسائیت میں کتنا اعتقادی فرق ہے۔ جہاں اسلام توحید کے متعلق اتنی غیرت رکھتا ہے۔ کہ اگر ذرا بھی اربابا من دون اللہ کا وسوسہ پیدا ہو تو تصور توحید ناقص ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے خلاف عیسائیت تو ایک انسان کو خدا یا خدا کا بیٹا ہی بنا دیتی ہے۔ قرآن کریم میں نہایت تصریح کے ساتھ ایسی خدائی یا ابنیت کی جا بجا تردید کی گئی ہے۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق ملاحظہ فرمائے۔ کہ جب نجران کے عیسائی تبادلہ خیالات کے لئے آتے ہیں۔ تو آپ ان کو اس خانہ خدا میں جو صرف توحید باری تعالےٰ کا نعرہ بلند کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اپنے بت پرستانہ رسوم کے ساتھ عبادت کرنے کی اجازت فرماتے ہیں۔

ذرا اس اسوہ حسنہ کو دیکھئے جس کی پیروی کرنے کی قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اور پھر اسی شہر لاہور میں گھوم جائیے۔ آپ کئی ایک مساجد پر اس معنے کا بورڈ نصب دیکھیں گے۔

"یہاں صرف احناف کے طریق پر ہی نماز پڑھنا ہوگی۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے گا وہ نتائج کا خود ذمہ وار ہوگا۔"

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وجہ سے بہت سی ایسی باتیں مٹ گئی ہیں۔ ورنہ مسلمانوں کا ذرا ذرا سے اختلاف پر سر پھٹول ہو جانا کبھی عام تھا۔ آمین بالجہر اور "رفع یدین" نے تو ایک ربع صدی تک وہ ہنگامے بپا کر رکھے کہ اب تک بھی فضا ان سے گونج رہی ہے۔ فتوے؟ بتایا جائے کہ ہمارے علمائے نے کس اختلاف پر کفر و ارتداد کا فتوے نہیں جڑا۔ اور کس ذرا سی تفریق پر دوسروں کو واجب القتل نہیں ٹھہرایا۔ چھوٹے کفر اور بڑے کفر کی تو کبھی تفریق ہی نہیں کی گئی۔ جس کسی نے فتوے لگایا۔ تو دل کھول کر تمام شریعت کی تعزیری گٹھڑی مجرم کے سر پر لاد دی۔ اگر کسی نے گھٹنوں کے نیچے پاجامہ سلا لیا تو واجب القتل۔ اگر ڈھیلا مولوی صاحب کے مرغوب طریق پر نہیں ہوا تو واجب القتل۔ اگر نماز پڑھتے ہوئے پاؤں ذرا کھل گئے تو واجب القتل۔ اور اگر انگشت شہادت اٹھ گئی تو واجب القتل۔ قتل سے کم سزا دینا تو ہمارے مفتیوں کے قانون میں آیا ہی نہیں۔ ورنہ اپنے ہی فتوے سے خود واجب القتل ٹھہر جائیں۔ کیونکہ ہر فتوے کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے۔ کہ جو ایسوں کو واجب القتل نہ سمجھے وہ خود واجب القتل ہے۔

اس ظلم کے خلاف سب سے اول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدائے احتجاج بلند کی اور صاف صاف بتا دیا۔ کہ یہ فروعی اختلافات ناقابل اعتنا ہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کو تاکیداً حکم دیا۔ کہ ان اختلافات کو بالکل نظر انداز کر دو۔ نہ صرف یہی بلکہ آپ نے فرمایا کہ چاروں اماموں میں سے کسی کی پیروی کی جا سکتی ہے۔ جو بات جس کے نزدیک صحیح ثابت ہو اس پر عمل کرنے سے اسلام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آج یہ بات معمولی سی نظر آتی ہے۔ لیکن ذرا ان دنوں کا تصور کرو۔ جب دہلی جیسے دار السلطنت میں ایک مولوی صاحب کا گروہ دوسرے مولوی صاحب کے گروہ سے لٹھم لٹھ ہوتا اور جب بیسیوں آدمی دونوں طرف سے زخمی ہو جاتے۔ تو بعد میں معلوم ہوتا کہ فلاں شخص فلاں مسجد میں داخل ہو گیا تھا۔ اس پر جھگڑا ہوا۔ یہ دہلی تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ ہندوستان کے طول و عرض میں یہی حال تھا۔ لکھنؤ میں تھا حیدر آباد دکن میں تھا۔ لاہور میں تھا۔ قصبات میں تھا اور گاؤں گاؤں میں تھا۔ اب آپ ان کو ایک معمولی سی بات کہہ لیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ آج بعض لوگ اس معاملے میں جو رواداری برت رہے ہیں۔ یہ سب جماعت احمدیہ ہی کا اثر ہے۔ یہ بات ان باتوں میں سے ایک ہے۔ جن باتوں کی اصلاح مسیح موعود علیہ السلام نے کی اور اب مسلمان اس کو اپنا رہے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا صلہ علماء کی طرف سے یہ ملا کہ آپ پر بھی دو صد علماء کے دستخطوں سے فتویٰ کفر و ارتداد لگایا گیا۔

مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح جو اصلاح کا بیج بویا تھا وہ آگا بڑھا اور پھیلا اور ایک ایسا سنجیدہ طبقہ پیدا ہوا۔ جس نے آپ کی تائید کی اور اس کے بعد مسلمانوں کی کوئی جماعت بھی جو اصلاح کے لئے کھڑی ہوئی اس نے لفظاً یا معناً اس اصلاح کو تسلیم کیا۔ اور رفتہ رفتہ ہوتے ہوتے ایک روادارانہ فضا پیدا ہو گئی۔ یہ اسی فضا کا نتیجہ ہے کہ قائد اعظم نے پاکستان کی جدوجہد میں کامیابی حاصل کی احمدی، شیعہ، سنّی، اہلحدیث، اہل قرآن سب ایک محاذ پر جمع ہو گئے۔

ہم تاریخ وار ثابت کر سکتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی اصلاح سے لے کر پاکستان کے متحدہ محاذ تک موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت وضاحت سے مسلمانوں کی سیاسی پوزیشن بیان فرمائی۔ آپ نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار مسلمانوں کی توجہ اس اصول کی طرف دلائی کہ چونکہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں جو اعتقاداً ایک دوسرے کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں اس لئے سیاسی پارٹی کو اس فرقہ بندی سے بالکل پاک رکھنا ہی انسب پالیسی ہے اور مسلمان بحیثیت مجموعی کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ بلا تفریق اعتقاد ایک سیاسی محاذ قائم نہ کریں۔ چنانچہ ہوا بھی یہی۔ قائد اعظم نے اس اصول سے ہی مسلمانوں کو الگ وطن دلانے میں کامیابی حاصل کی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کی کامیابی کا یہی راز ہے۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کی ایک دو جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے قائد اعظم کے اس اصول کی نہ صرف مخالفت کی۔ بلکہ بڑے دھڑلے سے مسلمانوں کے اتحاد کو منتشر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ ایک جماعت کے امیر شریعت نے تو صاف کہہ دیا۔ کہ پاکستان کی پ بنانے والا بھی پیدا نہیں ہوا۔ پھر اس جماعت نے یہاں تک پاکستان کی مخالفت کی۔ کہ لوگوں کو مسلم لیگ سے بدظن کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش بپا کی۔ اور کہا کہ مسلم لیگ کی نکیل "مرزائیوں" کے ہاتھ میں ہے۔

حیرت ہے کہ آج جبکہ مرزائیوں (احمدی) کی مدد سے پاکستان بن گیا ہے۔ تو یہ جماعت مسلمانوں کو عجیب و غریب باتیں کہہ کر یہ پروپیگنڈا کر رہی ہے کہ مرزائی پاکستان کے نعوذ باللہ دشمن ہیں بے شک سنجیدہ طبقہ ان کی باتوں پر ہنستا ہے۔ لیکن ملک کے ان پڑھ طبقہ کو ورغلا لینا مشکل نہیں ہے۔ حکومت کے ارباب حل و عقد اور ملک کے خیر خواہ ان کی چالوں کو سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کو جا بجا کانفرنسیں کر کے احمدیوں کے خلاف کذب طرازیاں کرنے کی اجازت کب تک دی جائے گی۔ کیا اس طرح ملک میں فتنہ و فساد پھیلنے کا اندیشہ نہیں ہے؟

احراریوں کے آرگن آزاد میں نت نئی افترا ئیں احمدیوں کے خلاف شائع کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں جلسے کر کے احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلائی جا رہی ہے۔ کیا حکومت کا فرض نہیں ہے کہ اس کا سد باب کرے۔ چنانچہ آزاد کے تازہ پرچہ میں سردار آفتاب احمد خان کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام امام کے خلاف بے سوچا الزام

(باقی صفحہ ۷ پر)

قرآن کریم اور قتل مرتد

امیر امان اللہ والیٔ افغانستان نے ایک بے گناہ احمدی حضرت نعمت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے احمدیوں کو سنگسار کر کے شہید کر دیا۔ اسوقت جناب مولوی شبیر احمد صاحب مرحوم دیوبندی نے بھی ایک رسالہ "الشہاب" قتل مرتد کی تائید میں لکھا۔ حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی ایک تصنیف "قتل مرتد" اور اسلام میں اس رسالہ کا بھی جائزہ لیا ہے۔ چونکہ آجکل احرار اس رسالہ کی بہت اشاعت کر رہے ہیں اسلئے ہم حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تصنیف سے اسقدر حصہ جو قرآن سے استدلال کے متعلق ہے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اب مناسب ہے کہ حامیانِ قتل مرتد کے دلائل کو بھی دیکھا جائے کہ ان میں کہاں تک صحت اور درستی پائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے میں مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی کے دعوے کو لیتا ہوں۔ وہ اپنے ایک رسالہ "الشہاب" میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں بہت سی آیات ہیں۔ جو مرتد کے قتل پر دلالت کرتی ہیں۔ لیکن ایک آیت کریمہ میں قتل مرتد کا حکم نہایت تصریح اور افصاح کے ساتھ پایا جاتا ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ انّکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوآ الیٰ بارئکم فاقتلوا انفسکم جس کا ترجمہ مولوی صاحب اس طرح پر کرتے ہیں:۔

"اے قوم بنی اسرائیل تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ تو اب خدا کی طرف رجوع کرو۔ پھر اپنے آدمیوں کو قتل کرو"

اور مولوی صاحب اس آیت کی تفسیر اسطرح پر کرتے ہیں کہ قوم میں سے جن لوگوں نے بچھڑے کو نہیں پوجا تھا۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے اس عزیز و قریب کو جس نے گوسالہ پرستی کی تھی اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اور اس آیت کریمہ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ چونکہ گوسالہ پرست مرتد ہو گئے تھے۔ اسلئے ان پر گوسالہ پرستی کے جرم میں یہ حد جاری کی گئی کہ ان کو قتل کر دیا گیا۔ اور قرون خالیہ کے جن احکام و شرائع کو قرآن نے نقل کیا ان کی پیروی و اتباع ہمارے لئے ضروری ہے۔ جب تک کہ خاص طور پر ہمارے پیغمبر یا ہماری کتاب اس حکم سے ہم کو علیحدہ نہ کر دیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اس سے سبق حاصل کر کے مرتدین کو قتل کر دیا کریں۔

پھر ساتھ ہی مولوی شبیر احمد صاحب یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان مقتولین نے قتل سے پہلے توبہ بھی کی تھی اور اس کی تائید میں یہ آیت پیش کرتے ہیں ولمّا سقط فی ایدیھم وراوا انّھم قد ضلّوا قالوا لئن لّم یرحمنا ربنا ویغفر لنا لنکوننّ من الخاسرین۔ اگر ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ تائب بھی ہو گئے مگر باوجود توبہ کے ان کو قتل کر دیا گیا۔ فرماتے ہیں کہ ان مقتولین کی تعداد ہزاروں سے کم نہیں تھی اور ان کو محض ارتداد کے جرم میں نہایت اہانت اور ذلت کے ساتھ قتل کیا گیا۔ اور توبہ بھی ان کو خدا کی سزا سے محفوظ نہ کر سکی۔ مولوی صاحب کے نزدیک قاتل وہ لوگ تھے۔ جو بنی اسرائیل میں سے اس گوسالہ پرستی میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ لیکن جو لوگ شریک ہوئے تھے ان میں سے ایک متنفس کو بھی زندہ نہ چھوڑا گیا اور باوجود توبہ کے سب کو ایک ہی دن میں قتل کر دیا گیا۔ نہیں۔ نہیں میں بھول گیا ایک کو چھوڑ دیا گیا یعنی سامری کو۔ باوجودیکہ وہ اس گوسالہ پرستی کا بانی مبانی تھا۔ قتل نہ کیا گیا (بلکہ اس کو بجائے قتل کے بائی کاٹ کی سزا دی گئی۔ غالباً اس لئے کہ دوسرے تائب ہو گئے تھے اور یہ تائب نہیں ہوا تھا)

مولوی صاحب کی اس تفسیر پر پہلے تو میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ گوسالہ پرستوں کو قتل کرنے کا حکم ان لوگوں کو دیا گیا جو گوسالہ پرستی میں شریک نہیں تھے؟ یہ ان کو کس طرح معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کے کیمپ میں دو گروہ تھے۔ ایک وہ جو گوسالہ پرستی میں شریک ہوئے اور ایک وہ جو اس سے مجتنب رہے؟ ایسے گروہ کا نہ تو قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے نہ بائیبل سے۔ پس اگر مولوی صاحب اپنی تفسیر اور اپنے استدلال کو صحیح ثابت کرنا چاہتے ہیں تو ان کا یہ فرض ہے کہ پہلے یہ ثابت کریں کہ جس گروہ کو قتل کی سزا سے مستثنیٰ کیا گیا تھا اور جن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ گوسالہ پرستوں کو قتل کر دیں وہ اس شرک میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جب تک مولوی صاحب اس گروہ کے وجود کا یقینی اور قطعی ثبوت پیش نہیں کریں گے۔ ان کی تفسیر اس قابل نہیں کہ اس کی طرف توجہ کی جاوے۔ اور ان کا استدلال سراسر باطل ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں خود وہ آیت جس سے انہوں نے یہ استدلال کیا ہے کہ ہر ایک گوسالہ پرست کو قتل کیا گیا تھا اور صرف انہی لوگوں کو مستثنےٰ کیا گیا تھا جو گوسالہ پرستی میں شامل نہیں ہوئے تھے ان کے معقول کو رد کر رہی ہے۔ کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم انہی لوگوں کو دیا گیا تھا۔ جو گوسالہ پرستی کے مرتکب ہوئے تھے اور وہی لوگ اس حکم کے مخاطب تھے مولوی صاحب نے استدلال کرتے وقت آیت کے الفاظ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں پر جن کو فاقتلوا انفسکم کا حکم دیتا ہے یہ جرم لگاتا ہے انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل۔ مگر مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ فاقتلوا انفسکم کا حکم ان لوگوں کو دیا گیا تھا جنہوں نے اتخاذ عجل کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ اب مولوی صاحب فرمائیں کہ ہم کس کو سچا سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کو یا مولوی صاحب کو؟

غرض اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ گوسالہ پرستی کے وقت بنی اسرائیل کے دو گروہ ہو گئے تھے۔ ایک وہ جو اس فعل میں شریک ہو گئے تھے اور دوسرے وہ جنہوں نے اس سے اجتناب کیا۔ تب بھی مولوی صاحب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ کیونکہ جس آیت میں قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس میں وہی لوگ مخاطب ہیں۔ جو اس کارروائی میں شریک ہوئے تھے۔

پس مولوی صاحب کی یہ تفسیر کہ قاتلین وہ لوگ تھے جو اس فعل میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ خود آیت قرآنی کی رو سے غلط ٹھہرتی ہے۔ اس لئے ان کا استدلال بھی باطل ٹھہرتا ہے۔ جب قاتل بھی گوسالہ پرستی میں شریک تھے۔ تو ان کو کیوں قتل نہ کیا گیا؟

اگر تھوڑی دیر کے لئے مولوی صاحب کی پیش کردہ تفسیر کو صحیح بھی مان لیا جاوے تب بھی مسئلہ ارتداد کے متعلق اس سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ خود مولوی شبیر احمد صاحب "قتل مرتد" کے مسئلہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"مرتد کو اولاً سمجھاؤ۔ اس کے شبہات کا ازالہ کرو۔ اگر وہ خدا کی کھلی کھلی آیات دیکھنے اور واضح دلائل سننے کے بعد بھی اپنی معاندانہ ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ اور اپنی ہوا و ہوس یا اوہام باطلہ کی پیروی سے باز نہ آئے تو مسلمانوں کی جماعت کو اسکے زہریلے وجود سے پاک کر دو"

پھر اس مسئلہ کی مندرجہ ذیل مثال کے ذریعہ توضیح فرماتے ہیں

"ایک شخص اتفاقاً گھوڑے سے گر پڑا ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ہڈی کے ریزے ادھر ادھر گھس گئے۔ سول سرجن کا کام یہی ہے کہ ہڈی کو جوڑے زخم صاف کرے پٹی باندھے اور مرہم لگائے۔ لیکن اگر کسی تدبیر سے زخم مندمل نہ ہو سکے ..... تو کیا اس وقت سول سرجن کا یہ ایک مشفقانہ فرض نہیں ہو جاتا کہ وہ ٹانگ کے مسموم حصہ کو کاٹ کر پھینک دے"

پھر لکھتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ ارتداد ایک سخت زہریلا مادہ ہے جو جسم مسلم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ خدائی سول سرجن جب اس کی تحلیل یا اخراج کی تدبیر سے تھک جاتے ہیں تو آخر الحیل السیف کے قاعدہ سے اس عضو فاسد کو کاٹ کر پھینک دیتے ہیں"

اسی اصول کو دوسرے حامیانِ قتل مرتد نے بھی تسلیم کیا ہے اب مولوی شبیر احمد صاحب کے مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص ارتداد اختیار کرے تو اولاً یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی غلطی سے تائب ہو کر پھر اسلام میں داخل ہو جاوے۔ لیکن اگر وہ تائب نہ ہو تو پھر بامر مجبوری اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا آیت پیش کردہ سے مرتد کے متعلق مذکورہ بالا فیصلہ مستنبط ہو سکتا ہے؟ جب ہم اس آیت کو اس تفسیر کے ساتھ پڑھتے ہیں جو مولوی صاحب موصوف نے کی ہے تو ہمیں تعجب آتا ہے کہ مولوی صاحب نے اس آیت کو اپنے عقیدہ کی تائید میں کیوں پیش کیا۔ کیونکہ ان کی تفسیر تو بالکل اس اصل کے مخالف پڑتی ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیش کیا۔ کیونکہ مرتد کے متعلق مولوی صاحب کا پیش کردہ اصل تو یہ ہے کہ پہلے اسے سمجھاؤ کہ وہ تائب ہو جائے اگر توبہ کرے تو اسے قتل نہ کرو۔ اگر توبہ کرنے سے انکار کرے تو پھر اسے بامر مجبوری قتل کر دو۔

لیکن مولوی صاحب کی تفسیر کی رو سے آیت پیش کردہ کا مطلب یہ ہے کہ مرتد کو کہو کہ توبہ کرے اور جب وہ توبہ کر چکے اور اسکی توبہ بھی سچی توبہ ہو تو پھر اسکے بعد اسکو قتل کر دو۔

اب ناظرین خود انصاف سے بتائیں کہ آیا اس آیت سے مولوی صاحب کے اپنے پیش کردہ اصل کی تائید ہوتی ہے یا تردید۔ مولوی صاحب نے تو ہمیں مثالیں دے دے کر یہ سمجھایا تھا۔ کہ مرتد کے متعلق پہلے کوشش کرو کہ وہ تائب ہو جائے اور اس کو سمجھانے کے لئے پورا زور لگاؤ۔ اور جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہو اور کامل مایوسی تک نوبت پہنچ جائے تب لاچار ہو کر قتل کرو۔ مگر مولوی صاحب کی تفسیر یہ کہتی ہے کہ پہلے اس بیمار عضو کے اچھا کرنے کی کوشش کرو۔ اور جب وہ اچھا ہو جاوے۔ تو پھر اس کو کاٹ دو مولوی صاحب! آپ کے ڈاکٹر والی مثال کدھر گئی؟

کیا اس مثال کا یہی مطلب ہے کہ ڈاکٹر کو چاہیئے کہ ٹوٹے ہوئے عضو کی پہلے اصلاح کرے اور جب اس کی اصلاح ہو جاوے اور عضو درست ہو جاوے اور ڈاکٹر اپنے علاج میں کامیاب ہو جاوے۔ اس کے بعد اسے چاہیئے کہ وہ اس عضو کو کاٹ کر پھینک دے۔ کیا ایسا ڈاکٹر عقلمند کہلائیگا یا پاگل؟

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو خود یہ بات کھٹکی ہے اور ان کو یہ بات سوجھ گئی ہے کہ ان کی تفسیر خود ان کے اپنے اصل کے خلاف ہے اس لئے انہوں نے ناظرین کی آنکھوں پر یہ کہہ کر پٹی باندھنے کی کوشش کی ہے کہ "اب بھی بعض اقسام مرتد کے متعلق علماء کا یہی فتویٰ ہے کہ وہ توبہ کے بعد بھی قتل کیا جائیگا" مولوی صاحب نے ایک گول مول بات کہہ کر پردہ ڈالنا چاہا ہے مگر ایسی چالبازیوں سے حق چھپ نہیں سکتا۔

مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اس بات کو کھول کر بیان فرماتے۔ کہ وہ کون سے مرتد ہیں۔ جن کے متعلق علماء کا یہ عام فتویٰ ہے۔ کہ باوجود سچی اور خالص توبہ کے بھی ان کو محض ارتداد کے جرم میں قتل کر دیا جائے۔ تاہم دیکھ سکتے۔ کہ آیا یہ آیت ایسے مرتدین پر چسپاں ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مولوی صاحب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بحث اس امر کے متعلق ہے کہ آیا مرتد کو محض ارتداد کی وجہ سے قتل کرنا واجب یا جائز ہے۔ مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ مرتد کو محض ارتداد کی وجہ سے قتل کرنا واجب ہے۔ اور اسی امر کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے قلم اٹھایا ہے۔ اور بڑی تحدی سے یہ ادعا کیا ہے۔ کہ میں اس دعویٰ کو قرآن شریف سے ثابت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"یوں تو قرآن کریم کی بہت سی آیات ہیں جو مرتد کے قتل پر دلالت کرتی ہیں لیکن ایک واقعہ جماعت مرتدین کے بحکم خدا قتل کئے جانے کا ایسی تصریح اور ایضاح کے ساتھ قرآن میں مذکور ہے کہ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے اس میں تاویل کی ذرہ گنجائش نہیں۔ نہ وہاں محاربہ ہے نہ قطع طریق نہ کوئی دوسرا جرم۔ صرف ارتداد اور تنہا ارتداد ہی وہ جرم ہے جس پر حق تعالےٰ نے ان کے بے دریغ قتل کا حکم دیا ہے"

اس دعویٰ کی تائید میں وہ ایک ایسی آیت پیش کر بیٹھے ہیں جس سے ان کی تفسیر کے مطابق یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اگر ایک شخص ارتداد کرے تو اس کو پہلے سمجھاؤ۔ کہ وہ توبہ کرے اور جب وہ توبہ کر چکے تو پھر اس کے بعد اس کو قتل کر دو۔ اب مولوی صاحب نے دیکھا کہ یہ نتیجہ خود ان کے اپنے قائم کردہ اصل کے خلاف ہے۔ اور تمام حامیان قتل مرتد کے مسلمہ اصول کے مخالف۔ تو انہوں نے اپنے اس مضحکہ خیز استدلال کی بیہودگی کو لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کرنے کے لئے یہ حیلہ تراشا۔ کہ بعض اقسام مرتدین کے ایسے بھی ہیں جن کے متعلق علماء کا یہی فتویٰ ہے۔ کہ سچی اور خالص توبہ کے باوجود بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔

اول تو مولوی صاحب کا فرض تھا کہ قتل مرتد کے متعلق جو اصل انہوں نے پیش کیا تھا کہ مرتد کو توبہ کا موقعہ دیا جائے اگر توبہ کرے تو فبہا۔ ورنہ قتل کیا جائے۔ اس اصولی مسئلہ کی تائید میں قرآن کریم سے کوئی آیت پیش کرتے۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکے۔ بلکہ ایک ایسی تفسیر پیش کی ہے جو ان کے قائم کردہ اصل کے بالکل الٹ ہے۔

دوم اگر مولوی صاحب اس اصل کو چھوڑ کر کسی شاذ اور استثنائی صورت کی پناہ ڈھونڈنا چاہتے ہیں [illegible] ایسی مثال پیش کریں جو (۱) خالص ارتداد کی صورت ہو کسی اور جرم کی آمیزش اس میں نہ پائی جائے (کیونکہ یہی ہمارے زیر بحث ہے)

(۲) اس مثال میں یہ بھی ضروری ہو کہ مرتد کو توبہ کا موقعہ دیا جائے۔ اور توبہ کی تلقین کی جائے۔ تاکہ فتوبوا الیٰ بارئکم کے الفاظ بھی اس مثال پر چسپاں ہو سکیں۔

(۳) اس مثال میں یہ بھی ضروری ہو کہ وہ مرتد سچے دل سے توبہ کرے اور اس امر کا کوئی شک۔ اور شبہ نہ ہو کہ منافقانہ طور پر توبہ کر رہا ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کا آیت زیر بحث میں ذکر ہے انہوں نے حسب اقرار مولوی صاحب سچی توبہ کی اور سچے دل سے وہ اپنی غلطی پر نادم ہوئے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔

(۴) اس مثال میں یہ بھی ضروری ہو کہ باوجود سچی توبہ اور مخلصانہ ندامت اور پوری پشیمانی کے پھر بھی ایسے لوگوں کا جو اسلام کے آئمہ کہلاتے ہیں۔ اس کے متعلق عام طور پر یہ فتویٰ ہو کہ اس کو قتل کیا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فتویٰ ہو کہ ایسا مقتول اُخروی عذاب سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ جن مرتدین کا آیت زیر بحث میں ذکر ہے۔ ان میں حسب بیان مولوی صاحب یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔

(۵) یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایسی ایک آدھ مثال نہ ہو۔ بلکہ کئی اقسام کے مرتدین ہوں جن میں یہ سب شرطیں پائی جاتی ہوں۔ اور پھر بھی وہ ائمہ اسلام کے نزدیک واجب القتل ہوں۔ اور پھر جنتی بھی۔ کیونکہ انہی شرائط کے ساتھ یہ آیت اس تفسیر کے تحت جو مولوی صاحب نے اس آیت کی کی ہے۔ ایسی مثالوں پر چسپاں ہو سکتی ہے۔

اس جگہ یہ بھی غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ ہم بعض بڑی بڑی تفاسیر کی طرف بھی رجوع کریں اور دیکھیں کہ ان تفاسیر کی رُو سے مولوی صاحب کے اس خیال کی کہاں تک تائید ہوتی ہے۔ اور آیا مفسرین بھی اس قتل کو ویسا ہی قتل قرار دیتے ہیں۔ جو مرتد کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ اور آیا ان کے نزدیک بھی مسلمان اس امر میں موسوی شریعت کے پابند ہیں۔ تفسیر کبیر بحوالہ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹۳:

"وقال فی التفسیر الکبیر ولیس المراد تفسیر التوبة بقتل النفس بل بیان ان توبتهم لا تتم ولا تحصل الا بقتل النفس وانما کان کذلک لان اللہ تعالیٰ اوحی الیٰ موسیٰ ان توبة المرتد لا تتم الا بالقتل"

یعنی تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ اس آیت میں یہ مراد نہیں کہ قتل نفس کے ذریعہ توبہ کی تفسیر کی گئی ہے بلکہ یہاں یہ بیان ہے کہ ان کی توبہ اسی وقت پوری ہو [illegible] کیا جائے۔ اور یہ بات اس طرح اس لئے تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ مرتد کی توبہ تب ہی مکمل ہوتی ہے جب کہ اسے قتل کیا جائے۔

اس تفسیر کی رو سے یہ آیت حامیان قتل مرتد اپنی تائید میں پیش نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ قتل توبہ کا ایک جزو سمجھا جاتا تھا۔ اور ایک قسم کا کفارہ تھا۔ مگر مرتد کے لئے جو قتل ہمارے مولوی صاحبان تجویز کرتے ہیں۔ وہ ارتداد کا کفارہ نہیں ہے۔ اور نہ وہ توبہ کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اس قتل کو اس قتل سے حسب بیان تفسیر مذکور کوئی مناسبت نہیں۔

پھر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹۲ میں لکھا ہے:

"فقتل منهم سبعون الفا فکان من قتل شهیدا ومن بقی مغفورة ذنوبه واوحی الیٰ موسیٰ انی ادخل القاتل والمقتول الجنة هذا علیٰ روایة ان القاتل من المجرمین علیٰ ان معنی فاقتلوا انفسکم لیقتل بعض المجرمین بعضا فالقاتل هو الذی بقی من المجرمین لعد نزول الامر کف عن القتل وروی ان الامر بالقتل من الاغلال التی کانت علیهم وهی المواثیق اللازمة لزوم الغل من الاصر وهو الاعمال الشاقة کقطع الاعضاء الخاطئة وغیرها فهذه الامور رفعت عن هذه الامة تکریما للنبی صلی اللہ علیه وسلم"

"بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ اور وہ لوگ جو مارے گئے۔ وہ سب شہید تھے۔ اور جو باقی رہ گئے۔ ان کے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ ہم قاتل و مقتول دونوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ یہ معنی اس روایت پر مبنی ہیں کہ قاتل مجرمین میں سے تھے۔ اس صورت میں فاقتلوا انفسکم کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ مجرمین میں سے بعض دوسرے مجرموں کو قتل کریں اور جب قتل سے رکنے کا حکم آ گیا تو اس وقت جو باقی رہ گئے وہ قاتل ہوئے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ قتل کا حکم ان طوقوں میں سے ایک طوق تھا جو بنی اسرائیل کے گلے میں پڑے ہوئے تھے۔ یعنی وہ پختہ اقرار جو ان سے اس طرح چمٹے ہوئے تھے جس طرح طوق گلے میں چمٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ حکم ان بوجھوں میں سے ایک بوجھ تھا جو ان پر ڈالے گئے تھے۔ یعنی اعمال شاقہ مثلاً ایسے اعضاء کا کاٹ ڈالنا جن سے گناہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ اور یہ امور نبی کریم صلعم کے اعزاز کی خاطر اس امت پر سے اٹھا لئے گئے ہیں۔"

اس تفسیر کی رو سے بھی یہ آیت قتل مرتد کے حامیوں کے لئے کچھ مفید نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا وہ شہید ہوئے اور یہ کہ یہ قتل اعمال شاقہ اور ان بھاری بوجھوں میں سے تھا جو [illegible] امت محمدیہ پر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز کی خاطر اٹھا لیئے گئے ہیں۔ پس یہ آیت اس تفسیر کی رو سے بھی قتل مرتد کے سوال سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ بیان مذکورہ کے مطابق یہ قتل اور ہی رنگ کا قتل تھا جو اب منسوخ ہو چکا ہے اور امت محمدیہ میں اب یہ حکم جاری نہیں ہے۔

اسی طرح روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹۵ میں فاقتلوا انفسکم کے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ "فاقتلوا انفسکم بقمع الهوی لان الهوی هو حیاة النفس وبالهوی ادعی فرعون الربوبیة وعبد بنو اسرائیل العجل" یعنی اپنے نفسوں کو اپنی نفسانی خواہشوں کے قلع قمع کے ذریعہ قتل کرو۔ کیونکہ نفسانی خواہشیں نفس کی جان ہیں۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کی وجہ سے فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا اور انہی خواہشوں کی وجہ سے بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کی۔

انہی معنوں کی تائید مفردات راغب کی مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتی ہے۔

"قیل عنی بقتل النفس اماتة الشهوات"

یعنی ایک قول یہ بھی ہے کہ قتل نفس سے مراد شہوات کا مٹانا ہے۔ ان معنوں کی رو سے تو قتل کا سوال ہی اٹھ جاتا ہے۔ اور مولوی صاحب کا ایضاح اور تصریح سب بالائے طاق دھرے رہ جاتے ہیں۔

مولوی شبیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں کسی اور معنی کی گنجائش ہی نہیں مگر بڑے لوگ اس آیت کے اور معنی لکھ چکے ہیں جن کی رو سے قتل کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ اور مولوی صاحب کی ساری تحدی خاک میں مل جاتی ہے۔ پھر فتح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ میں لکھا ہے۔

"فاقتلوا انفسکم ای لیجعلوا القتل متعقبا للتوبة تماما لها"

یعنی فاقتلوا انفسکم کے یہ معنی ہیں کہ قتل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو۔ یہی معنی ہیں۔ جو اوپر لکھے جا چکے ہیں اور مولوی صاحب کے استدلال کو باطل کرتے ہیں۔

پھر بحر المحیط جلد ۱ صفحہ ۲۰۸ میں لکھا ہے۔

"وانظر الیٰ لطف اللہ بهذه الملة المحمدیة اذ جعل توبتها فی الاقلاع عن الذنب والندم علیه والعزم علیٰ عدم المعاودة الیه"

یعنی دیکھو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر کیسا لطف فرمایا ہے۔ کہ ان کے لئے توبہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ گناہ سے باز آ جائیں۔ اور اس پر پشیمان ہوں۔ اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کر لیں۔ کہ پھر اس کا ارتکاب نہیں کریں گے۔

پھر لکھا ہے:۔ "فیہ ثلاثۃ اقوال۔ الاول الامر بقتل انفسہم الثانی الاستسلام بالقتل والثالث التذلیل للاہواء"۔ اس بارے میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ ان کو حکم دیا گیا تھا، کہ وہ اپنے نفسوں کو قتل کردیں۔ دوم یہ کہ قتل کے لئے اپنے تئیں حوالہ کردیا۔ سوم خواہشات کو دبا دیا۔

پھر لکھا ہے۔ "وقیل توبوا الیہ من افعالکم واقوالکم وطاعاتکم واقتلوا انفسکم فی طاعاتہ وقتل النفس عمادون اللہ وعن اللہ بالفراغ من طلب الجزاء حتی ترجع الی اصل العدم ویبق الحق کمالم یزل (بحر المحیط جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اپنے افعال اقوال اور طاعات سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں فنا کردو۔ اور اپنے نفس کا قتل کردینا ماسوی اللہ سے اور اللہ تعالیٰ کیلئے اس طور پر کہ طلب جزاء سے فارغ ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اصلی عدم کی طرف لوٹ آئے۔ اور حق ہی حق باقی رہ جائے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔

یہ تمام (اقوال) مفسر مولوی شبیر احمد صاحب کے استدلال کا ابطال کررہی ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی نہیں۔ جو مولوی صاحب کے لئے کچھ سہارے کا موجب ہو۔ کیونکہ اول تو قتل نفس کے معنے ہی نفسانی خواہشوں کا مٹانا لکھا ہے۔ اور جب ان الفاظ کو ظاہری قتل کے معنے میں لیا گیا ہے۔ تو اسکو توبہ کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔ اور اس قتل کا نام شہادت رکھا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ پہلی امتوں پر ایسے بوجھ ڈالے گئے تھے اور امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ رحم کیا ہے۔ کہ ان پر ایسے بوجھ نہیں ڈالے۔ اور ان کے لئے سچی توبہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اب مولوی صاحب خود فرماویں کہ یہ تفاسیر ان کے استدلال کی تائید کرتی ہیں۔ یا تردید؟

یہاں یہ امر بھی قابل توجہ ہے۔ کہ سامری کو قتل کی سزا نہیں دی گئی۔ بلکہ اسے زندہ رہنے دیا گیا ہے۔ صرف اس کے ساتھ میل جول بند کردیا گیا ہے اگر سامری کو قتل کی سزا دی جاتی۔ تب بے شک مولوی صاحب کا کہیں ہاتھ پڑ سکتا تھا۔ کیونکہ اسکی نسبت یہ ثابت نہیں۔ کہ وہ تائب ہوا ہو۔ بلکہ اس کے جواب سے جو حضرت موسیٰؑ کو اس نے دیا۔ پایا جاتا ہے۔ کہ اس نے کسی پشیمانی کا اظہار نہیں کیا۔ پس اگر اسکو قتل کیا جاتا۔ تو مولوی صاحب کہہ سکتے تھے۔ کہ دیکھو سامری تائب نہ ہوا۔ اور اسکو ارتداد کی سزا میں قتل کیا گیا۔ لیکن یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے۔ جو تائب ہوتے ہیں۔ ان کو حسب تفسیر مولوی صاحب قتل کیا جاتا ہے۔ اور جو تائب نہیں ہوتا۔ اور جو سب سے زیادہ مجرم ہے۔ اسکو چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے مولوی صاحب مرتدین کے متعلق اگر کوئی استدلال کر سکتے ہیں۔ تو یہ کرسکتے ہیں۔ کہ مرتد اگر توبہ کرے۔ تو اسے قتل کردو۔ اور اگر توبہ نہ کرے۔ تو اسے چھوڑ دو۔ یہ استدلال اگر مولوی صاحب کے مفید مطلب ہے۔ تو بے شک ان کو اجازت ہے۔ کہ وہ ایسا استدلال کریں۔ مگر وہ کسی صورت میں اس آیت سے یہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کہ مرتد اگر توبہ کرے۔ تو اسے چھوڑ دو اور اگر توبہ نہ کرے۔ تو اسے قتل کرو۔

مولوی صاحب نے اپنی طرف سے اس بارے میں پیش بندی کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ وہ سامری کے قتل نہ کئے جانے کی ایک وجہ تجویز فرماتے ہیں۔ مگر افسوس کہ قرآن شریف ان کو کہیں ٹھیرنے نہیں دیتا۔ جو سہارا وہ پکڑتے ہیں۔ قرآن شریف اسے گرا دیتا ہے۔ مولوی صاحب اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ کیوں سامری کو جو اس ساری شرارت کا بانی تھا۔ قتل نہیں کیا گیا۔ فرماتے ہیں:۔

"سامری اس شرارت کا ایسا ہی بانی تھا۔ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین قصۂ افک کا بانی اور الذی تولیٰ کبرہٗ کا مصداق اعظم تھا۔ مگر حسب روایات صحیحہ اس پر حدّ قذف جاری نہ کی گئی۔ حالانکہ حضرت حسان بن ثابت جیسے مخلص مومنین پر حدّ قذف جاری ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ منافقین سب سے بڑھ کر شرارتیں کرتے ہیں۔ لیکن اپنے نفاق کی وجہ سے دنیا میں قانونی گرفت سے اپنے کو بچاتے رہتے ہیں۔ جھوٹ بولنے اور باتیں بنا دینے میں ان کو کوئی باک نہیں ہوتا۔ ساری کارروائی کرکے بھی قانونی زد سے اپنے کو بچا لیتے ہیں"۔

مولوی صاحب نے بات تو اچھی بنائی ہے۔ مگر افسوس! یہ عذر یہاں نہیں چل سکتا۔ اور مولوی صاحب حق کی زد سے اپنے کو بچا نہیں سکے۔ اگر عبد اللہ بن ابی اپنے تئیں قانونی زد سے بچانے میں کامیاب ہوا۔ تو سامری اپنے تئیں نہیں بچا سکا۔ کیونکہ اس کے خلاف تمام قوم نے شہادت دی۔ کہ کل سالہ پرستی کا بانی مبانی سامری ہی ہے۔ چنانچہ آتا ہے:۔

"قالوا ما اخلفنا موعدک بملکنا ولکنا حملنا اوزارا من زینۃ القوم فقذفنٰہا فکذٰلک القی السامری۔ فاخرج لہم عجلا جسدا لہ خوار۔ (طٰہٰ رکوع ۵)

اس آیہ کریمہ کا ترجمہ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلوی نے حسب ذیل کیا ہے:۔

"انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ عہد شکنی نہیں کی۔ بلکہ ہم کو یہ معاملہ پیش آیا۔ کہ قوم کے زیوروں کا بوجھ جو ہم پر لاد دیا گیا تھا۔ اب (سامری کے کہنے سے) ہم نے اس کو (آگ میں لا) ڈالا۔ اور اسی طرح سامری نے بھی (اپنے پاس کا زیور لا) ڈالا۔ پھر سامری ہی نے لوگوں کے لئے اس کا ایک بچھڑا بنا کر نکال کھڑا کیا۔ جس کی آواز بھی بچھڑے کی سی تھی"۔

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے جواب طلب کیا۔ تو اس نے اپنے قصور کا صاف اقرار کیا۔ اور قانون کی زد سے بچنے کے لئے وہ کوئی بات نہ بنا سکا۔

پھر مولوی صاحب کے عذر کا بطلان اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے جرم کے ثابت ہونے پر اسکو سزا بھی دی۔ اور اس کا جواب سننے کے بعد اس کے خلاف فیصلہ بھی کیا۔ اور وہ فیصلہ یہ ہے:۔ قال فاذھب فان لک فی الحیوۃ ان تقول لا مساس۔ وان لک موعدا لن تخلفہ۔ "چل اس زندگی میں تو تیری یہ سزا ہے۔ کہ کہتا پڑا پھر۔ کہ دیکھو مجھے کوئی چھو نہ جانا اور اس کے علاوہ تیرے لئے ایک وعدہ اور ہے۔ جو کسی طرح تجھ پر سے ٹلے گا نہیں"۔

پس مولوی صاحب کا یہ عذر غلط ہے۔ کہ اس نے عبد اللہ بن ابی کی طرح قانون کی زد سے اپنے تئیں بچا لیا۔ اس پر عدالت نے فرد جرم لگایا۔ اور اسکو سزا بھی دی۔ مگر وہ سزا قتل کی نہیں تھی۔ بلکہ لا مساس کہنے کی سزا تھی۔

مولوی صاحب کی پیش کردہ مثال سے ایک مفید نتیجہ

مولوی صاحب کی اس پیشکردہ آیت سے ایک نہایت ہی مفید نتیجہ نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مرتد کو قتل نہ کیا جائے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے جس واقعہ کو مولوی صاحب نے بطور مثال کے پیش کیا ہے۔ اس میں ایک مرتد یعنی سامری کا ذکر ہے۔ جو اپنے ارتداد پر قائم رہا۔ مگر پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسکو قتل نہیں کیا۔ پس اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو ضرور قتل کرتے۔ پس خود مولوی صاحب کی اپنی دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرتد کی سزا قتل نہیں۔ مولوی صاحب کا تہِ دل سے ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے یہ دلیل مجھے سمجھائی، ورنہ میرا ذہن اس طرف نہ جاتا۔ اب مولوی صاحب فرمائیں۔ کہ اس دلیل کا ان کے پاس کیا جواب ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصی دعائیں

الفضل مورخہ ۳۰/۳/۵۳ میں مکرم جناب خانصاحب منشی برکت علی صاحب کا ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں احباب جماعت سے تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس کی صحت و عافیت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ یہ نہایت مبارک تحریک ہے۔ اور نیک جذبات کے ماتحت کی گئی ہے۔ لیکن ایک غلط فہمی جو اس نوٹ کی عبارت سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اس نوٹ کے مطالعہ کے بعد اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔ کہ حضرت اقدس کے لئے دعائیں کرنا ہر احمدی کا جزوِ ایمان ہے۔ وہ احمدی کیسا ہے۔ جو اپنی دعاؤں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے دعا کو مقدم نہیں کرتا۔ لیکن اس نوٹ سے بظاہر چوہدری صاحب کے لئے ایک فضیلت اور تقابل کا رنگ پایا جاتا ہے۔ جو کسی طرح جائز نہیں۔ یہ کہنا کہ "جماعتیں دعا اور صدقہ کے لئے چوہدری صاحب کے ساتھ حضور کی ذات کو بھی شامل کرلیں"۔ مقام ادب کے خلاف ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ جہاں جماعتیں چوہدری صاحب کے لئے دعا اور صدقہ کر رہی ہیں۔ وہاں ساتھ ہی حضرت اقدس کی ذات مبارک کو بھی اس میں شامل کرلیں۔ حالانکہ حقیقت میں اس کے برعکس یوں ہونا چاہیئے۔ کہ جماعتیں دعا اور صدقہ کے لئے حضور کی ذات کے ساتھ چوہدری صاحب کو بھی شامل کرلیا کریں۔ ہر سچے احمدی کا یہ ایمان ہے۔ کہ اگر وہ خلوص دل سے اپنی دعاؤں میں حضرت اقدس کے لئے دعا کو مقدم کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ میں اس کی ذاتی دعاؤں کو بھی شرف قبولیت بخش دیگا۔ پس اصل تحریک یوں ہے۔ کہ احباب حضور کے لئے اپنی دعاؤں اور صدقات میں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی شامل کرلیا کریں۔ تا اللہ تعالیٰ حضور کے طفیل حضور کے ایک خادم چوہدری صاحب موصوف کو بھی خطرات سے اپنے حفظ وامان کے سایہ میں لے لے۔ اور دشمن کو اس کے ناپاک ارادوں اور منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے۔ ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را۔

(خاکسار عبد الحمید سیکرٹری انجمن احمدیہ کراچی)

دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور اجتماعی طور پر بعد جمعہ دعا کی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے بھی دو بکرے صدقہ دیئے۔ اور اجتماعی طور پر دعا کی بعض افراد نے اس غرض کے لئے نفلی روزے بھی رکھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ اور دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

(خاکسار سید اعجاز احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان)

برلن پر قبضہ کرنے کی کمیونسٹ کوشش

لندن ۱۸ اپریل۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ نے ہندوستان کے ایک سابق پولیس افسر اسسٹنٹ کمشنر جان ناٹ برد کو برلن کے حفاظتی انتظامات کی نگرانی کے لئے روانہ کیا ہے۔ آئندہ چند ہفتوں میں برلن میں گڑبڑ کے امکانات ہیں۔ یہ قدم جرمنی میں مقیم برطانوی ہائی کمشنر کی درخواست پر اٹھایا گیا ہے۔ اس سے یوم مئی کے کمیونسٹ مظاہروں کے متعلق برطانوی شبہات کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ کمیونسٹوں کی حالیہ اپیل میں تنظیم کا حکم دیا گیا ہے اور ان مظاہروں کو امن کا رنگ دیدیا ہے۔ لیکن علامات سے بظاہر ہوتا ہے کہ برلن کی حالت کچھ خراب ہو رہی ہے۔ دارالحکومت کو فتح کرنے کے لئے کمیونسٹ خطرناک طور پر موسم گرما کے حملے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

مسٹر ناٹ بادو سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۳۳ء تک ہندوستانی پولیس میں ملازمت کرتے رہے ہیں۔ آپ ان انتظامات کی دیکھ بھال کریں گے۔ جو برلن کی پولیس نے امریکی برطانوی اور فرانسیسی مشترکہ ہائی کمان کی ہدایات کے تحت کئے ہیں۔ مغربی جرمنی کے دارالخلافہ بون سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹوں نے ایک ایسی مہم کا آغاز کر دیا ہے جس سے تمام برلن میں زیادہ سے زیادہ گڑبڑ پھیلائی جا سکے۔

جرمنی کی سب سے زیادہ طاقتور سیاسی جماعت کرسچن ڈیموکریٹک یونین پر مظالم کی انتہا ہو رہی ہے۔ اس پارٹی کے ۸۰ ممبران مغربی علاقے میں بھاگ آئے ہیں۔ (استار)

روسی فوجی افسران کی گرفتاری

برلن ۱۸ اپریل۔ روسی پولیس نے ایک روسی کرنل اور ایک میجر کو گرفتار کیا ہے یہ دونوں افسران شہریوں کے لباس میں ایک اطالوی موسیقار کا گانا سننے کے لئے برلن کے امریکی علاقے میں اتوار کی رات کو داخل ہوئے تھے۔ جب محفل ختم ہوئی تو دونوں افسران ایک کار میں سوار ہوئے اور روسی علاقے میں چلے گئے لیکن ان کی غیر حاضری کا علم ہو چکا تھا۔ اور جب وہ واپس پہنچے تو مسلح سپاہی ان کے منتظر تھے۔ ان کو استفسار کے لئے قید کر لیا گیا ہے۔ (استار)

پاکستان میں کمیونزم کا اثر؟

لبنان ۱۸ اپریل۔ لندن کے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" نے اپنے نامہ نگار مقیم لاہور کی اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا ہے جس میں نامہ نگار نے لکھا ہے کہ کمیونسٹوں نے پاکستان میں اپنا اثر بڑھانے کے لئے وسیع پیمانے پر مہم شروع کر دی ہے۔ نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ کمیونسٹوں کی یہ مہم ماسکو کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کی اس مہم سے منسلک ہوتی ہے۔ جو ہندوستان کے کمیونسٹوں نے شروع کی ہے۔ تاکہ پورے برعظیم ہندو پاکستان پر اپنا تسلط قائم کر سکیں۔ اشتراکیت اور ہتے بڑھے لکھے طبقے اور سندھ کے کسانوں پر کافی اثر رکھتی ہے۔ مشرقی بنگال کے کمیونسٹوں کے ساتھ اشتراک کر رہے ہیں۔ اور ان کمیونسٹوں اور برما اور ہند چینی کے گوریلا باغیوں کے درمیان رشتہ کی بھی اطلاع ملی ہے۔ شمالی مغربی سرحدی صوبے اور اس کے قبائل کے متعلق روس کا اشتیاق دیرینہ بات ہے۔ اور روایات زار روس کے زمانے سے چلی آتی ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں روسی ایجنٹوں کی سرگرمی تعجب کا باعث نہیں ہے۔ (استار)

یمن کیلئے باران پیما

طائف ۱۸ اپریل۔ یمن کی حکومت نے کئی ایک بارش پیما درآمد کئے ہیں۔ ان کو ملک کے مختلف اضلاع میں لگایا جائے گا۔ یمن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ آلے لگائے جا رہے ہیں۔ پچھلے ہفتے طائف میں بہت بارش ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یمن میں موسم باداں شروع ہونے والا ہے۔ نئے ہسپتال کے لئے بھی پچھلے ہفتہ فرانس سے سامان کی پہلی قسط موصول ہوئی ہے۔ (استار)

یوم بوعلی سینا کا التواء

دمشق ۱۸ اپریل۔ شام کے وزیر تعلیمات نے ایران کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ بوعلی سینا کی برسی اس سال موسم خزاں کی بجائے آئندہ سال موسم خزاں میں منائی جائے۔ بوعلی سینا ایران میں مشہور فلسفی تھے۔ اس تجویز کو عرب ممالک کی کلچرل کانفرنس میں پیش کیا جائیگا۔ (استار)

عمان ۱۸ اپریل۔ ٹیپ لائن کمپنی نے شرق اردن کی ان تجاویز کو تسلیم کر لیا ہے۔ جن کی رو سے کمپنی پر پابندی عائد ہوتی ہے کہ وہ تیل کو شرق اردن کے علاقے میں سے گذارے یہ ترمیمیں اسی نوعیت کی ہیں۔ جس قسم کی ترمیمیں کمپنی نے شام اور لبنان سے حاصل کی ہیں۔ (استار)

لبنانی حکومت کے اقدام کی حمایت!

بیروت ۱۸ اپریل۔ لبنان کی صنعت کی فیڈریشن نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں لبنان اور شام کے درمیان اقتصادی تعلقات کے منقطع ہو جانے پر اپنے نظریہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ فیڈریشن کا خیال ہے۔ کہ لبنان تعلقات کے منقطع کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ فیڈریشن حکومت کو اپنی حمایت کا یقین دلاتی ہے۔ فیڈریشن نے حکومت سے یہ بھی درخواست کی ہے۔ کہ لبنان کی زراعت صنعت اور تجارت کو ترقی دینے کے لئے جلد از جلد قدم اٹھایا جائے۔ (استار)

کوئٹہ ۱۸ اپریل۔ پاکستانی فوج کے ایڈجوٹینٹ جنرل میجر جنرل ایوب خان کل راولپنڈی سے سہ روزہ دورہ پر یہاں پہنچے۔ آپ نے فوجی تربیتی اسکول کا معائنہ فرمایا۔ اور اس کمیٹی کی میٹنگ میں حصہ لیا جو اسکول کے نصاب میں تبدیلی [illegible]

درخواست دعا

میرے بھائی عبدالمجید صاحب سیال متعلم گورنمنٹ کالج لاہور اس دفعہ بی۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبداللطیف چوہدری ایم۔ ایس سی سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج۔ لاہور

انتقال پُرملال

میرے بڑے بھائی صاحب پیر رفیق احمد بائیس دن تپ محرقہ سے بیمار رہ کر ۱۱ اپریل ۱۹۵۰ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم خاموش طبیعت، صابر، بردبار، پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ میں آخری دو دن بالکل ہی ان کے پاس رہا۔ آخر کا آٹھ پہر آپ کی زبان پر کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت، درود شریف اور دعا ربنا اغفرلی.... الخ کا ذکر جاری رہا۔ اور اسی پر خاتمہ ہوا گویا آپ کا انجام قابل رشک تھا۔ جزاکم اللہ درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار بشیر عالم احمدی ہیڈ ماسٹر گوٹریکی ضلع گجرات

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۴/۵۰ کو عزیزہ مکرمہ صفیہ بیگم بنت چوہدری محمد اکرم خان صاحب آف چھوچک ۱۷ ضلع شیخوپورہ کا نکاح مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ولد چوہدری محمد علی صاحب ساکن نواب شاہ سندھ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر چوہدری محمد اسحق صاحب سابق مبلغ انگلینڈ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق بہت مبارک کرے اور زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین خاکسار محمد ابراہیم شاد احمدی چھوچک ۱۷ ضلع شیخوپورہ ۱۳/۴/۵۰

روس کے زیر اثر ممالک میں حفاظتی فوج کی تعداد میں اضافہ

لندن ۱۸ اپریل - دی ٹائمز کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس کے زیر اثر ممالک میں کمیونسٹ حکومتوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں حفاظتی فوجوں کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ کمیونسٹ حکومتیں ان فوجوں پر اپنا کنٹرول زیادہ کر رہی ہیں۔ ہنگری میں آجکل ان فوجوں کی تعداد ۰۰ ہزار ہے۔ ان میں سرحدی محافظ بھی شامل ہیں۔ حکومت کی پرائیویٹ فوج آج کل باقاعدہ فوج سے زیادہ ہے۔ اور اس پرائیویٹ فوج کو ابینہ کنٹرول کرتی ہے۔ ہر ایک سو افراد میں سے ایک شخص ان حفاظتی فوجوں میں شامل ہے۔ یہی تناسب چیکوسلواکیہ میں موجود ہے۔ یہاں حفاظتی فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے اور اس فوج کی اپنی ہوائی فوج بھی ہے۔ ان فوجوں کا سب سے بڑا کام کمیونسٹ حکومتوں کو اندرونی بغاوتوں سے بچانا ہے۔ (اسٹار)

جاپان کی کمیونسٹ پارٹی میں افتراق

لندن ۱۸ اپریل - جاپان کی کمیونسٹ پارٹی میں بہت زیادہ دور رس افتراق ماسکو کے لئے مشرق بعید کا ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ اس افتراق کو اب سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔

جاپان کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "اکاہاتا" نے پولٹیکل بیورو کے دو ممبران یوشیو شیگا اور نیاسو ٹوکوڈا کو ٹرانسکی خیالات کا حامی قرار دیا ہے۔ شیگا پر یہ الزام ہے کہ وہ پارٹی کے سیکرٹری جنرل اور اشتراکی لیڈر کو برطرف کرنے کی سازش کا سرغنہ ہے۔ شیگا کمیونسٹ پارٹی پر ماسکو کا کنٹرول ہونے پر شدید اعتراضات کرتا رہا ہے۔ اور ماسکو ریڈیو اور روسی اخبارات نے جاپان میں کام کرنے کا باعث کافی خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اسی طرح روسی اخبارات نے ٹوکوڈا کی بھی تعریف کی ہے۔

اب ماسکو کے سامنے ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یا تو وہ کمیونسٹ پارٹی کے مختلف گروہوں میں سے کسی کی حمایت کرے یا پارٹی کو غیر پسندیدہ عناصر سے پاک کرے۔

ٹوکیو کے مبصرین کا کہنا ہے کہ ماسکو کو یہ زبردست احساس ہے کہ جاپان کی کمیونسٹ پارٹی کو طاقتور بنایا جائے۔ ممکن ہے صلح کے معاہدے کے ذریعے ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ پارٹی اقتدار حاصل کر لے۔ جاپانی کمیونسٹوں کے درمیان مارشل ٹیٹو جیسے خیالات رکھنے والے عناصر کے متعلق شبہ کیا جاتا رہا ہے۔ پارٹی نے اصحاب کی کوشش کی تھی کہ شیگا کو اس نکتہ چینی سے باز رکھا جائے جو اس نے پارٹی پر روس کے بین الاقوامی بازو کو تسلیم کرنے کے باعث کی تھی۔ اکاہاتا نے شیگا کے خلاف جو الزام لگایا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ جو شخص پارٹی کے اندرونی اختلافات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ پارٹی کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ شیگا گروپ نے طریقہ کیا تھا کہ پارٹی کو تباہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ (اسٹار)

مکہ معظمہ میں بجلی کی روشنی کے انتظامات

بیس لاکھ ریال کے مصارف کا اندازہ

جدہ ۱۸ اپریل۔ شاہ ابن سعود نے "سعودی عرب الیکٹرک پاور کمپنی" کو اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ وہ منظور شدہ شرائط کے تحت مکہ میں بجلی کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ "سعودی عرب الیکٹرک پاور کمپنی" ایک قومی کمپنی ہے جو ۸۰ لاکھ ریال کے سرمایہ سے جاری کی گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ مکہ میں بجلی لگانے پر بیس لاکھ ریال خرچ ہوں گے۔ کمپنی کے سربرآوردہ حضرات نے سو سو ریال کے جملہ حصص میں سے ۳۵ فی صدی حصے خود خرید لئے ہیں۔ باقی حصص عوام خرید سکیں گے۔

شرق اردن کا اسٹرلنگ قرض

عمان ۱۸ اپریل۔ شرق اردن کے وزیر خزانہ سلیمان سکر پاشا شرق اردن کے اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے آئندہ چند روز میں لندن روانہ ہونے والے ہیں۔

(اسٹار)

یمن میں ٹیلیفون سسٹم کا اجراء

جدہ ۱۸ اپریل۔ یمن میں وائرنگ مکمل ہونے پر ٹیلیفون سسٹم نے باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ یہ تمام کام ایک اطالوی انجینئر کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔ (اسٹار)

بچوں کے جرائم کے متعلق کانفرنس

دمشق ۱۸ اپریل۔ بیج کے مقام پر جولائی کے مہینے میں بچوں کے جرائم کے متعلق غور کرنے کے لئے ججوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے شام کو دعوت دی گئی ہے۔ یہ کانفرنس بلجیم کی حکومت منعقد کر رہی ہے۔ (اسٹار)

بھارت اور پاکستان کے مابین تجارتی معاہدات

متوازن تبادلہ اجناس کے اصول پر ہونگے مذاکرات کے بارے میں قیاسات

کراچی ۱۸ اپریل۔ حال ہی میں بھارت اور پاکستان کے مابین تجارتی مذاکرات شروع ہونے والے ہیں۔ ان کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ تجارتی معاہدات کے بارے میں اجناس کے متوازن تبادلے کے اصول کو مدنظر رکھا جائے گا۔ معتبر حلقوں نے بتایا ہے کہ تجارتی مذاکرات کے بارے میں تبادلہ اجناس کے اصول کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ تبادلہ زر کے اصول پر تجارت کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ بھارت کا تجارتی وفد پان امریکن ایرویز کے طیارے کے ذریعہ نئی دہلی سے کراچی آئے گا۔ بھارت کے تجارتی وفد کی قیادت مسٹر سی ڈیسائی کریں گے۔ ہندوستانی وفد کے دیگر اراکین سہارے اور جاہا ہوں گے دوپہر کے بعد ہندوستانی وفد میں ریزرو بنک آف انڈیا کے تین دیگر حکام بھی شامل ہو جائیں گے جو بمبئی سے آئیں گے۔ پاکستانی وفد کی قیادت حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی وفد کے دیگر اراکین کے بارے میں بعد میں فیصلہ ہوگا۔

وزیر اعظم پاکستان مع بیگم لیاقت

۲۹ اپریل کی صبح کو واشنگٹن روانہ ہونگے

کراچی ۱۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں بیگم لیاقت علی خاں کی رفاقت میں ۲۹ اپریل بروز ہفتہ کی صبح کو کراچی سے براہ لنڈن واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان پان امریکن ایرویز کے طیارے میں سفر کریں گے۔ آپ بیگم لیاقت علی اور دیگر رفقاء کے ہمراہ صبح نو بجکر ۴۰ منٹ پر ہوائی اڈے سے بذریعہ طیارہ پرواز کریں گے اور اسی شام کو لنڈن پہنچ جائیں گے راستے میں آپ دمشق اور بصرہ کے مقامات پر اتریں گے۔ وزیر اعظم پاکستان ہمراہ حکومت پاکستان کے دیگر حکام بھی ہوں گے آج رات ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ مسٹر لیاقت علی خاں ۲۹ اپریل کی صبح کو براہ لنڈن واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کا موجودہ سفر پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کے نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔

مصر کیلئے ایک لاکھ ٹن روسی گندم

قاہرہ ۱۸ اپریل۔ آجکل مصری وزارت سپلائی اور روسی سفارت خانے کے درمیان ایک لاکھ ٹن گندم کے سودے کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ گندم کے علاوہ مصر اتنی ہی مقدار میں روسی کھانڈ بھی درآمد کرے گا۔

(اسٹار)

مکاسر میں فیڈرل فوجوں کے کامیاب حملہ کی توقع

جوگجاکارتا ۱۸ اپریل معلوم ہوا ہے کہ فیڈرل حکومت کی فوجیں مشرقی انڈونیشیا کے دارالسلطنت اور مکاسر کی بندرگاہ پر عنقریب حملہ کرنے والی ہیں حکومت انڈونیشیا کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا کہ چودہ روز ہوئے مکاسر میں فیڈرل سپاہیوں سے بھرے ہوئے تین جہاز مکاسر میں اترنے والے تھے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ کہ بنکوں کے تین جہاز سورابایا اور سمارنگ سے مکاسر جانے والے ہیں۔

مبصرین کا خیال ہے کہ مکاسر پر فیڈرل فوجوں کی کامیابی کا دارومدار اس امر پر موقوف ہے کہ حملہ آور فوجوں میں دو چار ہزار سپاہی بھی شامل ہو جائیں۔ جو اس وقت سلی بیز میں مقیم ہیں مشرقی انڈونیشیا کے باغی رہنما کیپٹن عبدالعزیز بھی جوگجاکارتا میں ہیں اور زیر حراست ہیں۔

چین میں قحط کی شدت کا اشتراکی اعتراف

غیر ملکی اداروں سے امداد کی درخواست

ہانگ کانگ ۱۸ اپریل۔ چین کی اشتراکی حکومت نے جمعرات کو پیکنگ میں خوراک کی نازک صورت حال پر مذاکرات میں شرکت کیلئے غیر ملکی مسیحی اداروں کو دعوت دے کر بالآخر ملک میں پھیلی ہوئی قحط کی شدت کا اعتراف کر لیا ہے۔ نیشنل کرسچین کونسل کی شنگھائی کی شاخ نے یہاں سے تار کے ذریعہ پیشکش موصول ہونے پر ہانگ کانگ چرچ انٹرنیشنل ویلفیئر آرگنائزیشن سے بھی اپیل کی ہے۔ پیکنگ کی حکومت نے پہلے تو شدید قحط کے متعلق اطلاعات کی تردید کی تھی اور انہیں جنگ جو سرمایہ داروں کی تصنیف سے تعبیر کیا تھا گو معتبر ذرائع سے ایسی خبریں ہانگ کانگ میں پہنچ رہی ہیں کہ فاقہ سے بے شمار موتیں ہو رہی ہیں اور یہ کہ اگر جلد بڑے پیمانہ پر مدد نہ پہنچی تو مزید ایک کروڑ اموات کا ہے۔ خیال ہے کہ اب حالت زیادہ بگڑتی جا رہی ہے۔ اب تک یہ امر مشکوک ہے کہ اشتراکی مغربی شہریوں کو امداد دینے کی اجازت دیں گے۔ امدادی ادارے کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہم صرف یہ امید کر سکتے ہیں کہ اشتراکی ماسکو کی نظریاتی تلقین کی بجائے لاکھوں فاقہ کشوں کی پکار پر دھیان دیں گے۔

(اسٹار)